REGD. No. L 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نون نمبر ۹۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

ربوہ

یوم پنجشنبہ ۱۷ شوال ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۹/۱۴ ‖ ۱۴ شہادت ۱۳۳۹ ہش ‖ ۱۴ اپریل ۱۹۶۰ء ‖ نمبر ۸۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۳ اپریل بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ صبح کے وقت بائیں بازو میں درد کی تکلیف ہوگئی

احباب جماعت نہایت التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں

پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ مشترک عقیدہ اور ثقافت کے رشتہ میں منسلک ہیں

ڈھاکہ کے اجتماع میں متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کا اعلان

ڈھاکہ ۱۳ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے ڈھاکہ کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ مشترک عقیدہ اور ثقافت کے رشتہ میں منسلک ہیں۔ آپ نے پاکستان اور دوسرے ایشیائی یا افریقی ملکوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے مصر کی جنگ آزادی میں اس کا ساتھ دیا۔ ڈھاکہ سٹیڈیم میں شہریوں کے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے صدر ناصر نے کہا کہ ایشیائی اور افریقی ملکوں کے درمیان خواہ کتنا ہی جغرافیائی بعد کیوں نہ ہو۔ ان کی باہمی ہمدردی اور اعتماد انہیں ہر آزمائش میں کامیابی دلائے گا صدر نے کہا۔ اخلاقی قوت۔ محکم یقین۔ اور عزم صمیم سے ایشیائی اور افریقی اقوام طاقت اور فارغ البالی سے ہمکنار ہوں گی۔ صدر ناصر نے کہا مجھے بڑی خوشی ہے کہ صدر ایوب نے اپنے عوام کو ترقی اور فارغ البالی کی شاہراہ پر گامزن کردیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرے اس دورہ سے پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کی دوستی کے رشتے اور مضبوط ہوجائیں گے۔

دکانوں کی بولی منسوخ کرنے کی شرط

لاہور ۱۳ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں نے متروکہ دکانیں نیلام پر لی تھیں۔ ان میں سے بہت سے افراد اب اپنی بولیاں منسوخ کرانے کے لئے درخواستیں دے رہے ہیں جن سے سٹلمنٹ کے کام میں زبردست رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ اب بولی صرف اس صورت میں منسوخ کی جائے گی۔ جب ان کا پانچ سو روپے زرضمانت یا ایک سال کا کرایہ (ان میں جو بھی زیادہ ہو) ضبط کر لیا جائے گا۔ یکم مئی ۱۹۶۰ء سے زرضمانت ۵۰۰ سے بڑھا کر ایک ہزار روپے کردیا جائے گا۔ اور ۱۵ مئی کے بعد بولی منسوخ کرنے کی اجازت قطعاً نہیں دی جائے گی۔

تجارتی بات چیت شروع ہوگئی

کراچی ۱۳ اپریل۔ کل یہاں پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کی تجارتی بات چیت شروع ہوگئی۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق دونوں وفدوں نے کل اس تجارتی سمجھوتے کے مسودے کی تفاصیل پر غور کیا جسے اسی ہفتے آخری شکل دی جائے گی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کا وفد آج کراچی میں تجارت و صنعت کے نمائندوں سے گفتگو کرے گا۔

کپڑے کے ایک کارخانے میں آگ لگنے سے

دس لاکھ روپے کا نقصان

ملتان ۱۳ اپریل۔ کوآپریٹو ٹیکسٹائل ملز خانیوال میں پرسوں شب زبردست آگ لگ گئی جس میں دس لاکھ روپے سے زائد کی مشینری اور روئی جل کر تباہ ہوگئی۔ آگ لگنے کی صحیح وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ یہ آگ دو بار لگی۔ پہلی دفعہ اتوار کی شام کو چھ بجے۔ اور دوسری مرتبہ پیر کو تین بجے۔ ملتان کے فائر بریگیڈ نے ۶ گھنٹے کی مسلسل کوشش کے بعد پہلی آگ کو ٹھنڈا کیا۔ لیکن اس کے بعد رات کو پھر آگ کے شعلے بلند ہونے لگے۔ چنانچہ منٹگمری سے بھی فائر انجن بلایا گیا۔ اور دونوں انجنوں نے مل کر دوسرے دن نو بجے آگ کے شعلوں پر قابو پالیا۔

آسام میں فاقہ کشی سے ۱۶ اموات

کلکتہ ۱۳ اپریل۔ ایک مقامی اخبار کی اطلاع کے مطابق آسام کے ضلع میزو میں سولہ افراد فاقہ کشی کے باعث ہلاک ہوگئے ہیں۔ میزو ڈسٹرکٹ کونسل کے سربراہ مسٹر سپراں ڈنگا نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو اور وزیر خوراک کو تار بھیجے ہیں۔ جن میں انہیں فاقہ کشی کے باعث اموات سے مطلع کیا گیا ہے۔ اور فوری غذائی امداد کی درخواست کی گئی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ آسام کے سرحدی علاقوں میں قحط کی وجہ سے سیاسی صورت حال پر بھی بہت بڑا اثر پڑ رہا ہے۔ اور اندیشہ ہے کہ اس کے دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔

چینی کا کوٹہ کم ہونے کا امکان

لاہور ۱۳ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں یہ امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ امسال مغربی پاکستان میں چینی کی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے دیہی علاقوں اور چھوٹے قصبوں میں چینی کا کوٹہ کسی حد تک کم کردیا جائے گا۔ تاہم صوبہ میں چینی کی پیداوار میں اضافہ ہوجانے پر کوٹہ بڑھا دیا جائے گا۔

تعلیمی وفد ایران جائیگا

لاہور ۱۳ اپریل۔ تہران یونیورسٹی کی دعوت پر ایک تعلیمی وفد ۲۲ اپریل کو ایران جا رہا ہے۔ یہ وفد ایران کی تمام یونیورسٹیوں کا دورہ کرے گا۔ اور ان کے اساتذہ اور طلبہ سے خطاب کرے گا۔ وفد کے قائد پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ فارسی کے صدر ڈاکٹر محمد باقر ہوں گے اور اس میں ایچی سن کالج کے پرنسپل سید ذوالفقار علی شاہ کے علاوہ ...... سید وزیر الحسن ریڈر پنجاب یونیورسٹی اور ... فیروز الدین رازی گورنمنٹ کالج بھی شامل ہوں گے۔ یاد رہے کہ وزیر اعظم ایران ڈاکٹر منوچہر اقبال نے اپنے حالیہ دورہ پاکستان میں ڈاکٹر باقر اور سید ذوالفقار علی شاہ کو ایران آنے کی دعوت دی تھی۔

کینیڈا کی پارلیمنٹ میں نسلی علیحدگی پر بحث

مانٹریال ۱۳ اپریل۔ وزیر اعظم کینیڈا مسٹر ڈائفن بیکر نے اپوزیشن کی یہ تجویز منظور کرلی ہے کہ کینیڈا کی پارلیمنٹ میں جنوبی افریقہ کی حکومت کی نسلی علیحدگی کی پالیسی پر بحث کی جائے۔ تاہم مسٹر ڈائفن بیکر نے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی کارروائی نہیں کرنی چاہیئے جس سے کامن ویلتھ کے وزرائے اعظم کی مجوزہ کانفرنس میں (جس میں جنوبی افریقہ بھی شریک ہوگا) کوئی مشکل پیدا ہو۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۶۰ء

دوسری دنیا کا ثبوت

حال ہی میں ایک مذہبی ادیب کا ایک مضمون "زندگی کے بعد موت" کے زیرِ عنوان ایک معاصر میں کئی قسطوں میں شائع ہوا ہے اس مضمون کا ایک کسی قدر طویل اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں اول تو موجودہ نظام کائنات جن قوانین قدرت پر چل رہا ہے ان کے اندر اتنی گنجائش ہی نہیں ہے کہ انسانی افعال کے اخلاقی نتائج پوری طرح مترتب ہوسکیں۔ دوسرے یہاں چند سال کی زندگی میں انسان جو عمل کرتا ہے اس کے ردِ عمل کا سلسلہ اتنا وسیع ہوتا ہے۔ اور اتنی مدت تک جاری رہتا ہے۔ کہ صرف اسی کے پورے نتائج وصول کرنے کے لئے ہزاروں بلکہ لاکھوں برس کی زندگی درکار ہے۔ اور موجودہ قوانین قدرت کے تحت انسان کو اتنی زندگی ملنی ناممکن ہے اس سے معلوم ہوا کہ انسانی ہستی کے خاکی عضوی اور حیواناتی عناصر کے لئے تو موجودہ طبعی دنیا اور اس کے طبعی قوانین کافی ہے اس کے لئے دوسرا نظام عالم درکار ہے۔ جس میں حکمراں قانون اخلاق کا قانون ہو اور طبعی قوانین اس کے ماتحت محض مددگار کی حیثیت سے کام کریں۔ جس میں زندگی محدود نہ ہو بلکہ غیر محدود ہو۔ جس میں وہ تمام اخلاقی نتائج جو یہاں مترتب ہونے سے رہ گئے ہیں یا اُلٹے مترتب ہوئے ہیں اپنی صحیح صورت میں پوری طرح مترتب ہو سکیں جہاں سونے اور چاندی کے بجائے نیکی اور صداقت میں وزن اور قیمت ہو جہاں آگ صرف اس چیز کو جلائے جو اخلاقاً جلنے کی مستحق ہو۔ جہاں عیش اس کو ملے جو نیک ہو اور مصیبت اس کے حصہ میں آئے جو بد ہو۔ عقل چاہتی ہے فطرت مطالبہ کرتی ہے کہ ایسا نظام عالم ضرور ہونا چاہیئے۔

جہاں تک عقلی استدلال کا تعلق ہے وہ ہم کو صرف "ہونا چاہیئے" کی حد تک لے جا کر چھوڑ دیتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ آیا واقع میں ایسا کوئی عالم ہے بھی؟ تو ہماری عقل اور ہمارا علم دونوں اس کا حکم لگانے سے عاجز ہیں۔ یہاں قرآن ہماری مدد کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ تمہاری عقل اور تمہاری فطرت جس چیز کا مطالبہ کرتی ہے فی الواقع وہ ہونے والی ہے اور اسی طرح ہونے والی ہے موجودہ نظام عالم جو طبعی قوانین پر بنا ہے ایک وقت میں توڑ ڈالا جائے گا۔ اس کے بعد ایک دوسرا نظام بنے گا۔ جس میں زمین و آسمان اور ساری چیزیں ایک دوسرے ڈھنگ پر ہوں گی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ وہاں وقت اور جگہ کے معیار کچھ اور ہوں گے وہاں کی مقداریں کچھ اور ہوں گی وہاں کے قوانین قدرت کسی اور قسم کے ہوں گے۔ انسان کی جن نیکیوں کے اثرات دنیا میں ہزاروں برس چلتے رہے ہیں۔ وہاں وہ ان کا بھرپور صلہ وصول کر سکے گا بغیر اس کے کہ موت اور بیماری اور بڑھاپا اس کے عیش کا سلسلہ توڑ سکیں اور اسی طرح انسان کی جن برائیوں کے اثرات دنیا میں ہزار برس تک اور بے شمار انسانوں تک پھیلتے رہے ہیں وہاں وہ ان کی پوری سزا بھگتے گا۔ بغیر اس کے کہ موت اور بیہوشی آکر اسے تکلیف سے بچا سکے۔

ایسی زندگی اور ایسے ایک عالم کو جو لوگ ناممکن سمجھتے ہیں۔ مجھے ان کے ذہن کی تنگی پر ترس آتا ہے اگر ہمارے موجودہ نظام عالم کا موجودہ قوانین قدرت کے ساتھ موجود ہونا ممکن ہے تو آخر ایک دوسرے نظام عالم کا دوسرے قوانین کے ساتھ وجود میں آنا کیوں ناممکن ہو؟ البتہ یہ بات کہ واقع میں ایسا ضرور ہوگا تو اس کا تعین نہ دلیل سے ہوسکتا ہے۔ اور نہ علمی ثبوت سے اس کے لئے ایمان بالغیب کی ضرورت ہے۔"

اس طویل عبارت کو پڑھ کر انسان کے دل میں جو تاثر پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم ہماری صرف اسی حد تک رہنمائی کرسکتا ہے۔ جس حد تک عقل اور ظاہری حواس ہماری راہنمائی کرتے ہیں یعنی یہ کہ وہ ہم کو "ہونا چاہیئے" تک ہی پہنچاتا ہے بعد اس کے آگے ایمان بالغیب کی اقلیم شروع ہوجاتی ہے۔ جس کی تصدیق اس دنیا میں نہیں ہوسکتی

اگر ایمان بالغیب کی ہم اس دنیا میں کوئی تصدیق نہیں کرسکتے تو یہ ایک بدیہی بات ہے کہ ایمان بالغیب ہماری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ اگر ایمان بالغیب ایک حقیقت ہے اور اس کے بغیر ہم اس دنیا کے اعمال کو صحیح طریق پر سرانجام نہیں دے سکتے تو یقیناً ایسا ایمان وہی ہوسکتا ہے۔ جس کی بنیاد بعض ٹھوس حقائق پر قائم ہو جس کو آدمی اپنے مشاہدہ اور تجربہ سے اسی طرح محسوس کرسکے جس طرح وہ مادی حقائق کو محسوس کرتا ہے۔

انسان کوئی ایسا عمل نہیں کرتا اور نہ کوئی قدم اٹھاتا ہے جب تک اس کو کامل یقین نہ ہو کہ جو عمل وہ کر رہا ہے یا جو قدم وہ اٹھا رہا ہے اس کا یہ نتیجہ لازماً پیدا ہوگا۔ مثلاً اگر ایک دہقان کو یہ یقین نہ ہو۔ کہ جو دانہ وہ کھیت میں بکھیر رہا ہے۔ اس کا نتیجہ ضرور فصل کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ تو وہ کبھی زمین میں دانہ نہ بکھیرے نہ زمین میں ہل چلائے اور نہ پانی دے۔ اسی طرح جب تک انسان کو یہ کامل یقین نہ ہو کہ اس کے دنیاوی اعمال کی ایک دوسرے جہان میں پڑتال ہوگی اور اس کی پڑتال کرنے والی ایک ہستی ہوگی تو وہ کبھی اپنے اعمال کو اس طریق پر سرانجام نہیں دے گا۔ جس طریق پر سرانجام دے کر وہ دوسرے جہان میں اس کے پھل کھا سکتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں نیکی کے راستہ میں فعالیت کا ظہور اس وقت ہو سکتا ہے جب انسان مشاہدہ یا تجربہ سے یہ ثابت کرلے کہ واقعی ان اعمال کا نتیجہ کسی دوسری دنیا میں جو ہماری نظروں اور دیگر حواس ظاہری سے غائب ہے ضرور نکلنے والا ہے۔ اس لئے اگر اللہ تعالےٰ نے ایسا یقین جس سے فعالیت ظہور کرتی ہے۔ پیدا کرنے کے لئے کوئی سامان نہیں کیا تو یقیناً یہ تمام سلسلہ بیکار ہو جاتا ہے۔ اور دوسری دنیا میں خواہ ہمارے اعمال کے نتائج واقعی ظہور پذیر ہوتے ہوں۔ ہم اس دنیا کی تیاری کے لئے کسی ہدایت سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ کیونکہ جس امر کا ہمیں یقینِ محکم جس کی بنیاد ٹھوس حقائق پر ہو حاصل ہی نہیں ہوسکتا تو ہمیں ایسی دنیا کے لئے تیاری کی بھی ضرورت محسوس نہیں ہوسکتی۔

بے شک اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ:۔

ذالك الكتاب لا ريب
فيه هدى للمتقين الذين
يؤمنون بالغيب۔

یعنی یہ کتاب ایسے متقین کو ہدایت دیتی ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن اسی جگہ اللہ تعالےٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ:۔

الذين يؤمنون بما انزل
اليك وما انزل من قبلك

یعنی وہ لوگ جو اس کلام پر بھی ایمان لاتے ہیں جو تمہاری طرف اتارا گیا ہے اور جو تم سے پہلے اتارا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ایمان بالغیب کے ساتھ ایمان بالرسالت لازمی ہے۔ رسالت کیا ہے اس کے دیگر خصائص کے علاوہ ایک خصوصیت رسالت کی یہ ہے کہ یہ ہم جیسے بشروں کو ہی ملتی ہے۔

انما انا بشر مثلكم
يوحى الیّ

یعنی میں تمہاری طرح کا ہی ایک بشر ہوں صرف ایک بات ہے کہ مجھ پر اللہ تعالےٰ وحی نازل کرتا ہے۔ عام وسیع لفظوں میں رسول وہ بشر ہوتے ہیں جن سے اللہ تعالےٰ براہ راست کلام کرتا ہے تو یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے کہ اس دنیا کو بنانے والی کوئی ہستی موجود ہے جو بظاہر آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتی مگر اپنے بعض بندوں سے براہ راست ہمکلام ہوتی ہے اگر یہ ثابت ہو جائے تو باقی مسئلہ یعنی معاد کا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے۔

تاہم یہ ضروری ہے کہ اس بات کا ثبوت مل جائے کہ اللہ تعالےٰ واقعی اپنے بعض بندوں سے براہ راست ہمکلام ہوتا ہے کیونکہ اگر ایسا ثبوت نہیں مل سکتا تو نہ تو ایمان بالغیب پیدا ہوسکتا ہے اور نہ ایمان بالرسالت۔ اس لئے یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ رسالت کس طرح ثابت ہوسکتی ہے رسالت کے لئے جو ثبوت اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں دیئے ہیں ان میں سے واضح ترین ثبوت "بینات" ہیں۔ یعنی ایک رسول اللہ سے ایسے کام ظاہر ہوتے ہیں جو عام لوگوں سے ظاہر نہیں ہوسکتے ان میں سے پیشگوئیاں نہایت واضح ثبوت بہم پہنچاتی ہے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

مشرقی افریقہ میں امریکہ کے شہرۂ آفاق مسیحی مناد ڈاکٹر بلی گراہم کو

اسلام کی طرف سے رئیس التبلیغ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کا چیلنج

ڈاکٹر گراہم کی طرف سے واضح الفاظ میں عجز کا اظہار اور اسپرسنڈے پوسٹ کا تبصرہ

امریکہ کے شہرۂ آفاق مسیحی مناد ڈاکٹر بلی گراہم نے ۱۹۶۰ء کے اوائل میں افریقہ میں ایک وسیع تبلیغی دورہ کا پروگرام بنایا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ وہ افریقہ کے طول و عرض میں جگہ جگہ لیکچر دے کر افریقی باشندوں کو عیسائیت قبول کرنے کی ترغیب دیں۔ اور اپنے زورِ خطابت سے کام لے کر جس میں انہیں ید طولیٰ حاصل ہے۔ انہیں یہ باور کرائیں کہ عیسائیت قبول کئے بغیر ان کی نجات ممکن نہیں ہے جب وہ دورے پر روانہ ہوئے۔ تو امریکہ کے اخباروں نے اور ان میں سے بھی بالخصوص ٹائم اور نیوز ویک نے ان کے اس دورے کو بہت اہم قرار دیا۔ اور اس پر زوردار نوٹ لکھے۔ چنانچہ اپنے اس دورہ کے سلسلہ میں جب ڈاکٹر بلی گراہم مارچ کے اوائل میں مشرقی افریقہ کے شہر نیروبی پہنچے اور انہوں نے بڑے بڑے عظیم الشان جلسوں سے خطاب کیا۔ تو مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے رئیس التبلیغ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے اسلام کی طرف سے انہیں ایک چیلنج دیا۔ جس میں ان کے سامنے اس امر کے فیصلہ کے لئے کہ مروجہ عیسائیت اور اسلام میں سے برحق اور زندہ مذہب کونسا ہے انہیں مقابلے کی دعوت دی۔ اور فیصلے کی ایک آسان راہ ان کے سامنے رکھی۔ اس سلسلہ میں آپ نے ڈاکٹر گراہم کو مخاطب کرتے ہوئے ان کے نام جو خط لکھا۔ اور جو وہاں کے اخبارات میں بھی شائع ہوا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

نیروبی ۳ مارچ ۱۹۶۰ء

ڈیر ڈاکٹر گراہم!

میں احمدیہ مسلم مشن مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ کی حیثیت سے نیروبی میں آپ کی آمد پر بڑی مسرت اور گرمجوشی کے ساتھ آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں عیسائیت کی تبلیغ کو اپنا مطمح نظر قرار دینے میں آپ نے جس روح اور جذبے کا اظہار کیا ہے۔ وہ واقعی قابلِ قدر ہے۔ اور میں آپ کے اس جذبے اور روح کو سراہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا۔ جس مقصد کے تحت آپ نے یہاں تشریف لانے کی زحمت اٹھائی ہے۔ اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میرے لئے یہ اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ میں آپ کو اسلام کی طرف دعوت دوں۔ اور اسلام کی بے نظیر تعلیم کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔

(۲) بلاشبہ آپ بخوبی واقف ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ انجیل کے بیان کے مطابق یسوع مسیح کا اپنا فرمان یہ ہے کہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے"

اسی طرح یسوع مسیح نے یہ بھی کہا ہے کہ

"اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا۔ اور وہ چلا جائے گا۔ اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔"

پھر یہ بھی اسی کا فرمان ہے کہ

"یقین رکھتے ہوئے جو کچھ تم اس سے مانگو گے وہ سب کچھ تمہیں دیا جائیگا"

مسیح کے یہ اقوال ایک ایسے معیار کی حیثیت رکھتے ہیں جس کی مدد سے کسی مذہب کی صداقت کو بآسانی پرکھا جا سکتا ہے۔ اب سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ آیا اس معیار مذاہب کی صداقت کو پرکھنے کا اس سے بڑھ کر اور کوئی موقع ہوگا جبکہ آپ مشرقی افریقہ کے لوگوں کی بھلائی کی خاطر خود یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں؟ آپ نے بڑے بڑے شاندار مقالے رقم فرمائے ہیں اور مروجہ عیسائیت کی تائید میں بڑی زوردار اور گرماگرم تقاریر کی ہیں لیکن اگر خود یسوع مسیح کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق آپ کے اپنے مذہب کی صداقت عملاً دنیا پر ظاہر ہونے کی صورت نکل آئے تو یہ بات آپ کی ان تمام مساعی پر جو اب تک آپ کر رہے ہیں سبقت لے جائے گی۔

(۳) اس کے بالمقابل میرا دعویٰ یہ ہے کہ آج روئے زمین پر صرف اور صرف اسلام ہی وہ ایک زندہ مذہب ہے جس پر عمل کر کے لوگ نجات یافتہ قرار پا سکتے ہیں اور یہ کہ مروجہ عیسائیت آسمانی تائید و نصرت اور انسانوں کی حقیقی رہنمائی کے وصف سے یکسر بے بہرہ ہے۔ لہٰذا میں عوام کی بھلائی کی خاطر پوری عاجزی اور اخلاق کے ساتھ آپ کو ایک ایسے مقابلے کی دعوت دیتا ہوں جس کے ذریعہ ہم اپنے اپنے مذہب کی صداقت کو آشکار کر سکتے ہیں

(۴) مقابلے کا ایک طریق یہ ہے کہ تیس ایسے مریض لئے جائیں کہ جو میڈیکل سرجنز کینیا کے ڈائریکٹر میڈیکل صاحب کے نزدیک لاعلاج ہوں۔ ان تیس مریضوں میں سے دس یورپین دس ایشیائی اور دس افریقن ہوں۔ انہیں قرعہ کے ذریعہ میرے اور آپ کے درمیان مساوی تعداد میں بانٹ دیا جائے۔ پھر دونوں مذاہب کے پیروؤں میں سے چھ چھ آدمی ہمارے ساتھ اور آ شامل ہوں اور ہم اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے مریضوں کی صحت یابی کے لئے خدا کے حضور دعا کریں۔ تاکہ اس امر کا فیصلہ ہو سکے کہ کس کو خدا کی تائید و نصرت حاصل ہے اور کس پر آسمان کے دروازے بند ہیں۔

(۵) مجھے یقین ہے کہ آپ کو یہ تجویز قبول کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ عین ان اصولوں کے مطابق ہے جو یسوع مسیح نے خود بیان فرمائے ہیں۔ لیکن اگر آپ نے اس تجویز کو قبول کرنے سے انکار کیا تو دنیا پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں اور دو اور دو چار کی طرح ثابت ہو جائے گی کہ صرف اور صرف اسلام ہی وہ زندہ مذہب ہے جو خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہے

آپکا مخلص دستخط: شیخ مبارک احمد
رئیس التبلیغ احمدیہ مسلم مشن مشرقی افریقہ (نیروبی)

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے

"اے سننے والو سنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ وہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں۔ اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے اور وہ دور ہے باوجود قریب ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہلِ کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔"

(الوصیۃ)

اگرچہ ڈاکٹر گراہم نے محترم شیخ مبارک احمد صاحب کے اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن جب وہاں کے اخبارات میں اس چیلنج کا خوب چرچا ہوا اور اخبارات نے محترم شیخ صاحب موصوف کا فوٹو شائع کر کے آپ کے چیلنج کو اہمیت دی تو ایک شخص نے اس چیلنج سے متاثر ہو کر ڈاکٹر گراہم کے ایک پبلک لیکچر کے بعد ان سے سوال کیا کہ کیا وہ کوئی ایسی مجلس بھی منعقد کریں گے جس میں وہ بیماروں کو چنگا کرنے کے لئے خدا سے استمداد کریں۔ اس پر انہوں نے سراسر عجز کا اظہار کرتے ہوئے کہا میرا کام محض وعظ کرنا ہے مریضوں کو چنگا کرنا نہیں۔ ان کے اس جواب پر نیروبی کے نامور اخبار "دی سنڈے پوسٹ" نے "

کے عنوان کے تحت لکھا کہ یہ ہے وہ جواب جو ڈاکٹر گراہم نے مبلغ اسلام شیخ مبارک احمد کے چیلنج کا بالواسطہ طور دیا ہے۔ چیلنج قبول کرنے سے ڈاکٹر گراہم کا یہ انکار اور مقابلے پر آنے سے عجز کا اظہار اسلام کی ایک شاندار فتح پر دلالت کرتا ہے جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے مشرقی افریقہ میں ظاہر فرمائی فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ ذیل میں نیروبی کے مشہور اخبار "دی سنڈے پوسٹ" کے نوٹ کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے تاکہ اس امر پر روشنی پڑ سکے کہ اسلام کی اس شاندار فتح کو دوسروں نے کس طرح محسوس کیا۔ اور الفضل ما شہدت بہ الاعداء کا نظارہ دکھانے کا موجب بنا۔

"اسلام کا چیلنج"

"جلسے کے بعد ڈاکٹر گراہم نے بالواسطہ طور پر اس چیلنج کا جواب دیا جو انہیں اس امر کے فیصلے کے لئے دیا گیا تھا کہ اسلام اور عیسائیت میں سے کونسا مذہب سچا ہے۔ یہ چیلنج احمدیہ مسلم مشن کے رئیس نے گذشتہ جمعہ کے روز دیا تھا۔"

"شیخ مبارک احمد نے تجویز پیش کی تھی کہ تیس لاعلاج مریض منتخب کئے جائیں۔ ان میں سے دس افریقن ہوں دس یورپین اور دس ایشیائی۔ ان مریضوں کے بارہ میں ڈائرکٹر آف میڈیکل سروسز کینیا باقاعدہ یہ تصدیق کریں کہ فی الواقعہ یہ لاعلاج ہیں۔ ان مریضوں کو پھر مبلغ اسلام اور ڈاکٹر گراہم کے درمیان قرعہ کے ذریعہ تقسیم کر دیا جائے۔ شیخ مبارک احمد نے لکھا تھا کہ

" اس کے بعد دونوں مذاہب کے پیرووں میں سے چھ چھ آدمی اور شامل ہوں گے پھر ہم اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے مریضوں کی صحت یابی کے لئے خدا کے حضور دعا کریں گے تاکہ اس امر کا فیصلہ ہو سکے کہ دونوں میں سے کس کو خدائی تائید و نصرت حاصل ہے۔ اور کس پر آسمان کے دروازے بند ہیں"

"کسی کو چنگا نہیں کیا جائے گا"

"جلسے کے اختتام پر ایک ایشیائی ڈاکٹر گراہم کے پاس آیا اور اس نے ان سے دریافت کیا کہ وہ کوئی ایسی مجلس بھی منعقد کریں گے کہ جس میں مریضوں کو چنگا کرنے کا انتظام کیا جائے"

"ڈاکٹر گراہم نے جواب دیا "میرا منصب وعظ کرنا ہے چنگا کرنا نہیں میں صرف وعظ کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا کی مرضی پوری ہو"

"قبل ازیں شیخ مبارک احمد نے دعویٰ کیا تھا کہ اگر ڈاکٹر گراہم نے چیلنج قبول کرنے سے انکار کیا تو اس سے دنیا پر ثابت ہو جائے گا کہ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو بندے کا خدا سے تعلق قائم کرنے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتا ہے"

"شیخ مبارک نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ انہوں نے خود ذاتی طور پر دعا کے ذریعے لوگوں کا علاج کیا ہے اور وہ شفایاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مشرقی افریقہ میں ڈاکٹر گراہم عیسائیت کو فائدہ پہنچانے کی بجائے الٹا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہاں عیسائی ہونے والے مسلمانوں کے مقابلہ میں خود عیسائی بہت زیادہ تعداد میں اسلام قبول کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ٹانگانیکا میں قریباً پچاس لاکھ مسلمان ہیں"

("دی سنڈے پوسٹ" (نیروبی)
۶ مارچ ۱۹۶۰ء صفحہ ۳۶)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اخبار مذکور نے اس نوٹ کے ساتھ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کا ایک نہایت شاندار فوٹو بھی شائع کیا ہے۔ جس میں دکھایا گیا ہے کہ آپ قرآن مجید ہاتھ میں لے کر اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ فوٹو کے نیچے اخبار نے یہ عبارت درج کی ہے۔

"چیلنج دینے والے شیخ مبارک"

ہم جس دیس کے رہنے والے ہیں اُس دیس کا کیا کہنا

ہم جس دیس کے رہنے والے ہیں اُس دیس کا کیا کہنا
گلیاں کوچے دیکھے بھالے ہیں اس دیس کا کیا کہنا

دست بکار اور دل بایار یہ دن کی حالت ہوتی ہے
رات کو پچھلے پہر کے نالے ہیں اس دیس کا کیا کہنا

دیکھنے والو تم نے دیکھا بھی وہ ہمارا چاند کبھی
چاند کے گرد اس چاند کے ہالے ہیں اس دیس کا کیا کہنا

عشق و جنوں کا شہر ہے جس کا ربوہ نام بتاتے ہیں
طور طریقے قادیاں والے ہیں اس دیس کا کیا کہنا

دیس بدیس خدا کے نام کا چرچا کرتے پھرتے ہیں
ایسے مجاہد جس نے پالے ہیں اس دیس کا کیا کہنا

عرش پہ کب ناہید زمیں والوں کی رسائی ہوتی ہے
عرش نشیں جس کے رکھوالے ہیں اس دیس کا کیا کہنا

عبدالمنان ناہید

محترم چوہدری برکت علی خانصاحب مرحوم کی وفات پر

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارداد تعزیت

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس محترم حضرت چوہدری برکت علی خانصاحبؓ کی وفات پر اپنے جذبات رنج و غم کا اظہار کرتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت چوہدری صاحب مرحوم حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے صحابی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عاشق صادق اور مستعد معاون تھے۔ نصف صدی سے زائد عرصہ تک انہوں نے سلسلہ کی خدمات کامل محبت۔ پورے جوش اور انتہائی انہماک سے بجالانے کی توفیق اور سعادت حاصل کی۔ تحریک جدید کی مالی حالت کو مستحکم بنانے میں مرحومؓ کی مساعی کا بہت بڑا دخل ہے۔ ان کی حسن کارکردگی اور فرض شناسی کی اس سے بہتر سند کیا ہو سکتی ہے کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے چھبیس ۲۶ برس قبل ان کے متعلق فرمایا:۔

"چوہدری برکت علی صاحب ..... ان چند اشخاص میں سے ہیں جو محنت کوشش اور اخلاص سے کام کرنے والے ہیں۔ اور جن کے سپرد کوئی کام کر کے پھر انہیں یاد دہانی کی ضرورت نہیں ہوتی"

مساجد کی تعمیر میں مرحومؓ نے غیر معمولی جوش و سرگرمی سے کام کیا اور اس طرح حدیث النبیؐ کے مطابق انہوں نے اپنے لئے جنت الفردوس میں مکان بنانے کا موقع پیدا کر لیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت چوہدری صاحبؓ کو اپنے قرب کا اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا:۔ برادر معظم سید بدر الحسن کلیم صاحب کچھ عرصہ سے بعارضہ اسہال و سوزش فم معدہ علیل چلے آرہے ہیں۔ نقاہت اور ضعف بہت ہو گیا ہے۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے (سید منصور الحسن دفتر وکالت مال تحریک جدید)

جماعت احمدیہ کی ۴۱ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے میزانیوں کی منظوری

جماعت احمدیہ پاکستان کی ۴۱ ویں مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس کی کارگزاری (جو ۸ اپریل ۱۹۶۰ء بروز جمعہ ساڑھے چار بجے سہ پہر اس حال میں منعقد ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کرسئ صدارت پر رونق افروز تھے) مورخہ ۱۰ اپریل کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ مورخہ ۹ اپریل کے اجلاس کی مختصر روداد درج ذیل ہے۔

(۱)

اجلاس منعقدہ ۹ اپریل بوقت ۸½ بجے صبح

مورخہ ۹ اپریل بروز اتوار مجلس شوریٰ کا اجلاس پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے آٹھ بجے تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں منعقد ہوا۔ چونکہ اس اجلاس میں علالت طبع کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تشریف نہ لا سکے تھے اس لئے حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت اس اجلاس میں صدارت کے فرائض محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ مغربی پاکستان نے ادا فرمائے۔ آپ کے کرسئ صدارت پر بیٹھنے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو سرگودہا کے مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے کی۔

پرسوز اجتماعی دعا

بعد ازاں صاحب صدر محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ایجنڈے پر غور کرنے سے پہلے حسب طریق سابق ہم پہلے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کریں گے کہ وہ ہمیں صحیح فیصلوں پر پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اسلام اور احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کے قابل ہو سکیں۔ لیکن دعا کرنے سے قبل میں احباب کو ایک خاص امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ شوریٰ کا یہ اجلاس اس حال میں شروع ہو رہا ہے کہ آج حضور ناسازئ طبع کے باعث تشریف نہیں لا سکے ہیں ورنہ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں شوریٰ کے اجلاسوں میں حضور خود بنفس نفیس تشریف فرمایا کرتے ہیں۔ اور ہمارے درمیان رونق افروز ہو کر ہمیں زریں ہدایات سے نوازتے ہیں۔ حضور کے اس وقت تشریف نہ لا سکنے کی وجہ سے ہم سب محرومی کے شدید احساس سے دوچار ہیں۔

اگرچہ آج حضور بشرط صحت انشاء اللہ تشریف لائیں گے۔ لیکن اس وقت حضور کا تشریف نہ لا سکنا اس امر کا متقضی ہے کہ ہم اس وقت کو اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں گذاریں۔ درد و سوز سے بھری ہوئی ان دعاؤں میں کہ اس نے حضور ایدہ اللہ کے وجود اقدس میں ہمیں جو عظیم الشان نعمت عطا فرمائی ہے اس نعمت کو وہ پوری صحت و عافیت کے ساتھ زمانۂ دراز تک ہم میں قائم و دائم رکھے اور ہمیں اس نعمت سے فیضیاب ہوتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں پھر کہتا ہوں اور درد کے ساتھ کہتا ہوں کہ بے کار فکروں سے آزاد ہونے کی کوشش کرو۔ اور پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ دعاؤں میں مشغول ہو جاؤ۔ وقت کے تقاضوں کو پہچانو۔ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کا احساس کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر سجدہ ریز ہو جاؤ۔ اگر استقامت دکھاؤ گے اور پوری مستقل مزاجی سے اس یقین کے ساتھ اس کے دروازے پر گرو گے کہ خالی ہاتھ نہیں لوٹیں گے تو یقیناً وہ ارحم الراحمین خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا۔ اس پُر درد و اثر انگیز خطاب کے بعد آپ نے ایک پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی۔ جس میں تمام نمائندگان اور دیگر حاضرین شریک ہوئے۔

فیصلہ جات گذشتہ کی تعمیل اور دیگر رپورٹیں

دعا سے فارغ ہونے کے بعد پروگرام کے مطابق پہلے مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلےٰ ثانی و ناظر زراعت، حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ قائمقام ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے ان فیصلہ جات کی تعمیل سے متعلق رپورٹیں پیش کیں جو گذشتہ سال مجلس شوریٰ میں طے پائے تھے ازاں بعد سیکرٹری مشاورت مکرم محمد شریف صاحب اشرف نے اطلاع اضافہ جات بجٹ اور رد شدہ تجاویز کی تفصیل نمائندگان کے سامنے رکھی۔

سب کمیٹی تعلیم و اصلاح کی رپورٹ

بعدہ سب سے پہلے حضرت مولوی محمد الدین صاحب نے سب کمیٹی تعلیم و اصلاح کے صدر کی حیثیت سے سب کمیٹی مذکور کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس سب کمیٹی نے ایجنڈا میں درج شدہ تجاویز ۳، ۴، ۵ کے متعلق اپنی سفارشات پیش کرنا تھیں۔ سب کمیٹی نے ایجنڈے کی تجویز ۳ کے متعلق سفارش کی کہ اس تجویز کی تینوں شقوں کی بجائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اصولی ارشادات در بارہ اصلاح و ارشاد پر نظارت جماعتوں سے عمل کرائے۔ نیز اس رائے کا اظہار کیا کہ اس تجویز پر شوریٰ میں مزید کسی بحث کی ضرورت نہیں چنانچہ جب اس سفارش پر رائے طلب کی گئی تو شوریٰ نے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی اس سفارش پر اتفاق کیا۔

تجویز نمبر ۴ کے تحت نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے سٹینڈنگ کمیٹی میں پیشکردہ ایک تجویز کو جسمیں اشاعت لٹریچر کے لئے بجٹ میں پندرہ ہزار کی بجائے کم از کم تیس ہزار روپیہ رکھنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ صدر انجمن نے اس ترمیم کے ساتھ پیش کیا تھا کہ سردست ریزرو سے تین ہزار روپیہ کم کر کے یہ رقم اشاعت لٹریچر کے بجٹ میں بڑھا دی جائے۔ اس پر سب کمیٹی کی سفارش یہ تھی کہ تین ہزار روپے کی بجائے اس سال پندرہ ہزار روپے ریزرو سے کم کر کے یہ رقم مد اشاعت لٹریچر میں بڑھا دی جائے۔ اور نشر و اشاعت مشروط بآمد کو بدستور قائم رکھا جائے مزید برآں اشاعت لٹریچر میں سے کم از کم پچاس فیصدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر خرچ کیا جائے۔ اور کل رقم کا کم از کم تیس فیصدی بنگالی لٹریچر کی اشاعت پر خرچ ہو۔ سب کمیٹی کی اس سفارش پر بحث کے دوران نمائندگان نے اشاعت لٹریچر اور بالخصوص سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت پر خاص زور دیا۔ اس موقع پر جن اصحاب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا انمیں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ، مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب لاہور، مکرم مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر۔ اور خود صدر اجلاس محترم شیخ بشیر احمد صاحب شامل تھے۔ بعد ازاں رائے طلب کرنے پر نمائندگان نے سب کمیٹی کی سفارش پر اتفاق کیا اور اسے منظور کرنے کے حق میں رائے دی۔

ایجنڈے کی تجویز نمبر ۵ کے ماتحت یہ قاعدہ بنانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ مقامی جماعتیں جو درخواست ہائے وظائف امداد اپنی سفارش کے ساتھ نظارت تعلیم میں بھجوائیں وہ ہر درخواست کے ساتھ پچاس فیصدی رقم وظیفہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائیں۔ اور نظارت تعلیم اپنے وظائف جاری کرتے وقت وصول شدہ رقم وظیفہ کے ساتھ ملا کر ادا کرے تاکہ طلبہ کو کچھ مزید مالی امداد مل سکے۔ اس تجویز کے متعلق سب کمیٹی کی سفارش یہ تھی کہ چونکہ تجویز میں بیان کردہ طریق کے مطابق آمد بڑھانے میں مشکلات ہیں اس لئے اصل بجٹ میں مد وظائف قرضہ حسنہ کو تین ہزار روپے سے بڑھا کر پانچ ہزار کر دیا جائے اور ریزرو سے دو ہزار کم کر دیا جائے۔ اس پر بحث میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ، مکرم شیخ محمد رفیق صاحب تخت ہزارہ اور مکرم ملک عمر علی صاحب ملتان نے حصہ لیا۔ رائے طلب ہونے پر نمائندگان نے سب کمیٹی کی اس سفارش سے بھی اتفاق کرتے ہوئے اسے منظور کرنے کے حق میں رائے دی۔

(باقی)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۱ اپریل کو بمقام سانگلاہل ضلع شیخوپورہ مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے شیخ محمد علیم الدین صاحب ابن مکرم شیخ محمد الدین صاحب ٹھیکیدار بھٹہ سرگودہا کا نکاح بعوض پندرہ صد روپیہ مہر ثریا خانم صاحبہ بنت مکرم تاج دین صاحب ساکن سانگلاہل کے ساتھ پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

وصیّت کے لئے ضروری شرط

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(مرسلہ سیکرٹری بہشتی مقبرہ ۔ ربوہ)

"یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جائے بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ اور طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسولؐ پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوقِ عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔"

(ضمیمہ رسالہ الوصیت صفحہ ۷)

عہدیداران جماعت کے لئے ایک نہایت ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۶۰ء کو ختم ہو رہا ہے اس لئے ضروری ہے کہ سال رواں کی وصول شدہ تمام رقوم اس تاریخ سے پہلے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع ہو جائیں تا اس سال کے اخراجات کے بجٹ کی ادائیگی میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔ یوں بھی صدر انجمن احمدیہ کی موجودہ آمد تمام اخراجات کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ اگر کسی وجہ سے وصول شدہ رقوم بھی وقت پر خزانہ میں جمع نہ ہوں تو مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

لہٰذا تمام جماعتوں کے عہدیداروں سے التماس ہے کہ ۱۴ اپریل تک جو وصولی ہو وہ ۱۵ تاریخ تک یہاں بھجوا دی جائے اس میں توقف نہ ہو۔ پھر ۱۸ تاریخ تک جو رقم وصول ہو وہ ۲۰ تاریخ تک روانہ کر دی جائے اور آخری قسط ۲۵ تاریخ کو بھیج دی جائے۔ اس کے بعد بھی کوئی رقوم وصول ہوں تو وہ ۳۰ اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بھیج دی جائیں۔ ۲۰ اور ۳۰ اپریل کے درمیان بھیجی جانے والی رقوم کے متعلق ایک علیحدہ کارڈ یا لفافہ کے ذریعہ نظارت بیت المال کو بھی اطلاع بھجوا دی جائے کہ فلاں فلاں چندہ کی رقم فلاں تاریخ کو بھیجی گئی ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

انصار اللہ سے ایک دردمندانہ اپیل

بھائیو! آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ہماری ساری تبلیغ اور تمام جدوجہد اسی صورت میں کارگر ہو سکتی ہے جب ہم اپنی تربیت کی طرف پوری طرح متوجہ رہیں۔ اسی سے ہم آئندہ نسل میں احمدیت کو راسخ کر سکتے ہیں پس ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک

- نماز باجماعت کا پوری طرح پابند ہو۔
- اسلام کے شعائر پر ظاہری اور باطنی طور پر قائم ہو۔
- اگر صاحب نصاب ہے تو باقاعدہ زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔
- تقویٰ سے زندگی بسر کرتے ہوئے کم از کم دسواں حصہ آمد کا راہ خدا میں دے کر موصی بن چکا ہو۔
- تمام لغویات مثلاً تمباکو نوشی وغیرہ سے اجتناب اختیار کرتا ہو۔
- مظلوم کی حمایت کرنا، راست گفتاری اور سچی شہادت اس کا شعار ہو۔
- ملکی اور جماعتی نظام کا دل سے مطیع و فرمانبردار ہو۔
- روحانی مرکز یعنی خلافت سے پختہ وابستگی رکھتا ہو۔

آئیے! جماعت کی ترقی اور اپنی روحانی زندگی کے لئے تربیت کے ان امور پر پوری طرح پابند ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین!

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

درخواست دعا: مکرم عبید اللہ خانصاحب ربوہ ایم بی بی ایس کا امتحان دے رہے ہیں احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خواجہ عبد المومن مرہٹ ۔ ربوہ)

فارمہائے اصل آمد آ رہے ہیں!

حصّہ آمد کے موصی احباب توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال (۶۰-۱۹۵۹ء) ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ حصہ آمد کے موصی اصحاب کی خدمت میں اس سال کی اپنی اصل آمد بتانے کے لئے "فارمہائے اصل آمد" بذریعہ معمول ڈاک بھیجے جا رہے ہیں۔ مگر جن احباب نے اس سے پہلے سال یا متعدد پہلے سالوں کی بھی اصل آمد اب تک نہیں بتائی ان کو یہ فارم بصیغہ رجسٹری بھجوائے جا رہے ہیں۔ بعض احباب کو اسراف معلوم ہوگا۔ لیکن ان کی سابقہ بے حسی اور انجمن کے قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے دفتر ہذا یہ اسراف کرنے پر مجبور ہے۔ حصّہ آمد کے موصی احباب کو یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ اگر یہ "فارمہائے اصل آمد" تاریخ وصولی سے ایک ماہ تک پُر کر کے واپس نہیں کرتے اور اپنی اصل آمد گذشتہ سال یا سالوں کی نہیں بتاتے تو گو انہوں نے اپنے خیال میں گذشتہ سال یا سالوں کا حصہ آمد ادا کر دیا ہو۔ لیکن انجمن کے قواعد کی رو سے وہ پھر بھی بقایادار ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس تساہل کی وجہ سے اُن کی وصیت کو نقصان پہنچ جائے۔ بعض احباب اس قاعدہ کی اشاعت کو ناپسند کرتے ہیں اور اس انتباہ سے ناراض ہوتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ جب یہ صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ ہے تو اس کی اشاعت ان کی آگاہی اور ان کے علم کے لئے ضروری ہے۔ ناپسندیدہ امر اور ناراض ہونے والی بات تو یہ ہے کہ ایسے قاعدہ کو جس کی عدم تعمیل کی وجہ سے ان کی وصیت کو نقصان پہنچ سکتا ہے ان سے مخفی رکھا جائے نہ کہ اس قاعدہ کی اشاعت۔ غرض یہ فارم دفتر سے حصہ آمد کے موصی حضرات کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ بھیجے جا رہے ہیں کہ وہ ان کو پُر کر کے ایک ماہ تک واپس فرما دیں اور دفتر کو غیر ضروری خط و کتابت اور یاد دہانیوں کے لئے مجبور نہ کریں۔ ان فارموں کے پُر ہو کر واپس آنے پر ہی ان کا حساب مکمل ہو سکتا ہے۔ اس سے پہلے نہیں مکمل ہو سکتا۔ اور کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتا۔

صدر انجمن احمدیہ ۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے بعض کارکنان اور صدر انجمن احمدیہ کے بعض پنشنر اصحاب کو یہ غلط فہمی ہو رہی ہے کہ چونکہ ان کی وصیتوں کے چندے متعلقہ دفاتر سے بالشرح کٹ جاتے ہیں اس لئے ان کے لئے ان فارموں کو پُر کرنا ضروری نہیں۔ اس غلط فہمی میں مبتلا ہونے والے اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کے لئے بھی ان فارموں کا پُر کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ غیر کارکنوں کے لئے۔ بلکہ قواعد کی پابندی ان پر دوسروں کی نسبت بدرجہ اولیٰ لازمی ہے اور عدم تعمیل کی صورت میں مندرجہ بالا قاعدہ ان پر بھی پورے طور پر حاوی ہے۔

اس ضروری صراحت کے بعد درخواست کی جاتی ہے کہ جن احباب کو فارمہائے اصل آمد پہنچیں وہ ان کو ایک ماہ کے اندر اندر پُر کر کے واپس کرتے جائیں۔ تا کہ پھر ان کے حساب بھیج دئیے جائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ۔ ربوہ)

اعانت الفضل

اخبار الفضل کی گذشتہ متعدد اشاعتوں میں اعانت الفضل کرنے والے بہت سے اصحاب اور کئی ایک خواتین کے نام ہم نے شائع کئے ہیں حال ہی میں بعض اور مخلصین نے بھی غیر از جماعت احباب کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے اعانت کی ہے ان کے اسماء درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(مینجر روزنامہ الفضل ۔ ربوہ)

نام	رقم
مکرم چوہدری ظفر اللہ خانصاحب ولد محترم چوہدری حاکم علی صاحب مرحوم چک ۹۸ پنیار ضلع سرگودھا	۵—۰—۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم میاں عبد الحکیم صاحب صدر جماعت گنج مغلپورہ ۔ لاہور	۵—۰—۰
غیر از جماعت دوست، مکرم عبد الرشید صاحب ریل بازار گوجرانوالہ بذریعہ مکرم بابو عبد الرحمٰن صاحب صاحب	۵—۰—۰
مکرم میجر مقبول احمد صاحب راولپنڈی	۵—۰—۰
" ملک مظفر احمد صاحب "	۵—۰—۰
" عبد المالک صاحب "	۵—۰—۰

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۶۱۲ میں حمیدہ بیگم زوجہ شیخ محمد عبداللہ عبدالرشید قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۲۵ء ساکن حال منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ فروری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر پانچ صد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی ایک تولہ قیمت مبلغ ۱۳۰/- روپیہ کل میزان ۶۳۰/- روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف

محمد عبدالرشید خاوند موصیہ منٹگمری مکان نمبر ۲۵۳ سٹریٹ نمبر ۲ گول چکر

الامۃ حمیدہ بیگم بقلم خود ۲۱/۲/۶۰

گواہ شد۔ ملک منصور احمد بقلم خود وصیت ۱۵۵۴۰ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ منٹگمری

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۵۶۱۴ میں چوہدری رفیق احمد جمیل ولد چوہدری فضل الٰہی صاحب قوم راجپوت پیشہ سرکاری ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ حال منٹگمری شہر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ وغیرہ کوئی نہیں۔ میری آمد ماہوار مبلغ ۳۳۱/- روپیہ بمعہ الاؤنس ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط۔ راقم الحروف چوہدری رفیق احمد جمیل

العبد۔ چوہدری رفیق احمد جمیل اے۔ ایس۔ اے منٹگمری۔

نمبر ۱۵۶۱۷ میں شیخ نذیر احمد ولد شیخ فیروز الدین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن اوکاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت مشینری ہوزری بارہ عدد مشینیں ہوزری ہے ان مشینری کی قیمت اس وقت تقریباً ساڑھے دس ہزار روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ (ربوہ) پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ جو اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ اس جائیداد کی آمد پر ہے جو کہ مبلغ دو صد روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ (ربوہ) پاکستان ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ راقم الحروف عنایت اللہ بھٹی محاسب جماعت احمدیہ اوکاڑہ۔

العبد۔ شیخ نذیر احمد ولد شیخ فیروز دین یوسف ہوزری ریل بازار اوکاڑہ

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۱۷/۲/۶۰

گواہ شد۔ شیخ فیروز الدین ولد نصیر الدین والد موصی ۱۷/۲/۶۰

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

نمبر ۱۵۴۳۹ میں نذیرہ بیگم زوجہ خواجہ عبدالرحیم قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/35 لالوکھیت کراچی نمبر ۱۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ بالیاں طلائی قیمتی ۱۲۵/- روپے گھڑی قیمتی ایک سو پچیس روپے۔ مہر بذمہ خاوند چار سو روپے اس کے علاوہ مجھے لڑکے کی طرف سے دس روپے ماہوار ملتے ہیں میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ نذیرہ بیگم 5/35 لالوکھیت کراچی نمبر ۱۹ ۲۱/۲/۶۰

گواہ شد۔ محمد ظفر اللہ سیکرٹری وصایا و زکوٰۃ جماعت احمدیہ فیڈرل ایریا کراچی

گواہ شد۔ خواجہ عبدالرحیم خاوند موصیہ نمبر ۴/۹۵۷ لالوکھیت کراچی نمبر ۱۹

نمبر ۱۵۶۴۰ میں امۃ الحفیظ زوجہ ملک الطاف الرحمٰن صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹/ح گولی مار پیر آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰/- روپے ہے (۲) میرے زیورات طلائی وزن ۲ ۱/۴ تولہ قیمت ۲۸۵/- کے ہیں۔ اس کے علاوہ میری جائیداد اور کوئی نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بعد وصیت یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۳ مارچ ۱۹۶۰ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ امۃ الحفیظ

گواہ شد الطاف الرحمٰن بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن۔ کراچی

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

ولادت

(۱) خاکسار کے بھائی مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ولد محترم چوہدری حاکم علی صاحب مرحوم چک نمبر ۹ پنیار ضلع سرگودھا کے ہاں ۱۳ مارچ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا۔ احباب جماعت نومولود کے خادم دین اور صالح بننے نیز درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

اس خوشی میں بطور اعانت الفضل پانچ روپے ارسال ہیں۔

(سمیع اللہ چک نمبر ۹ پنیار ضلع سرگودھا)

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے پوتا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(میر عبدالعزیز ڈسپنسر ماڈل پبلک سکول بہاولپور)

اس خوشی میں مکرم میر صاحب موصوف نے ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

تصحیح

محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ وصیت نمبر ۱۵۶۱۵ بنت حافظ عبدالغفور صاحب کی وصیت ۲۷ مارچ ۱۹۶۰ء کے الفضل میں شائع ہوئی ہے ان کی قومیت غلطی سے ککے زئی افغان لکھی گئی ہے۔ اصل میں ان کی قومیت "شیخ" ہے نیز لفظ "ولد" کی بجائے "بنت" ہے

احباب تصحیح فرمائیں۔

بعض اور اشیاء کی درآمد پر پابندیاں ترم کر دی جائیں گی

"برآمدی بونس سکیم جاری رکھی جائے گی" ۔(وزیر تجارت)

کراچی ۱۳ اپریل ۔ حکومت پاکستان اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ دواؤں اور مفردات کے لئے درآمدی لائسنسوں کے اجراء کی جو بنیاد مقرر کی گئی ہے بعض اور اشیاء بھی اسی شرح سے درآمد کرنے کی اجازت دے دی جائے ۔ واضح رہے کہ اس وقت عملی طور پر مفردات اور دوائیں کھلے عام لائسنس (او ۔ جی ۔ ایل) پر درآمد کی جا رہی ہیں ۔

یہ بات وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمان نے کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتائی ۔ تاہم آپ نے کہا کہ یہ رعایت صرف انتہائی ضروری اشیاء کی درآمد کے سلسلے میں دی جائے گی اور اس کا انحصار بھی آئندہ توازن ادائیگی کے رجحان پر ہوگا ۔

اس پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں نے قیمتوں کے موجودہ رجحان کے بارے میں وزیر تجارت سے پے درپے سوالات کئے اور بونس ووچروں کی فروخت سے قیمتوں پر جو اثر پڑا ہے اس کا خاص طور پر ذکر کیا ۔ وزیر تجارت نے برآمدی بونس سکیم کی حمایت کی اور کہا حکومت اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ جو اشیا بونس ووچروں کے ذریعے منگائی جا سکتی ہیں ۔ ان کے لئے عام درآمدی بجٹ کے تحت لائسنس جاری نہ کئے جائیں ۔ آپ نے بتایا کہ برآمدی بونس سکیم جاری رکھی جائے گی اور سال کے آخر میں اس سکیم کے نتائج کا جائزہ لیا جائے گا ۔

قیمتوں میں کمی کرنے اور سپلائی کی پوزیشن بہتر بنانے کے لئے حکومت جو کوششیں کر رہی ہے ۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر حفیظ الرحمان نے کہا کہ اشیائے صرف کی درآمد کے لئے پانچ کروڑ روپے کا جو زائد زرمبادلہ مخصوص کیا گیا ہے وہ دراصل ایک آزمائش کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اور حکومت درآمد کنندگان اور صنعتی صارفین کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے گی ۔ اگر یہ پتہ چلا کہ ملکی مارکیٹ میں قلت برقرار رکھنے کے لئے اشیاء کی درآمد میں جان بوجھ کر تاخیر کی جا رہی ہے تو حکومت ایسی غیر اخلاقی حرکتوں کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں کرے گی ۔

وزیر تجارت نے بتایا کہ درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر کا محکمہ ایک ایسا شعبہ قائم کر رہا ہے جو مختلف اشیا کی فراہمی اور نرخوں کی صورت حال پر نظر رکھے گا

ایک اخبار نویس نے وزیر تجارت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتے ہوئے کہ ملک میں تقریباً تمام اشیائے صرف کے نرخ چڑھ گئے ہیں ۔ ان سے دریافت کیا کہ آخر برآمدی بونس سکیم کا فائدہ کیا ہے ۔ مسٹر حفیظ الرحمان نے بتایا کہ اس سے غیر ملکی زرمبادلہ کی پوزیشن بہتر ہو گئی ہے ۔ اور کھلی مارکیٹ میں پاکستانی کرنسی کی قدر و قیمت بڑھ گئی ہے ۔ آپ نے اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا کہ برآمدی

(۴) بونس سکیم کے تحت چھوٹی موٹی اشیاء کی برآمد میں تین گنا اضافہ ہو گیا ہے ۔ ۱۹۵۸ میں یہ اشیا اکیس کروڑ روپے کی مالیت کی برآمد ہوئی تھیں لیکن ۱۹۵۹ میں ان کی برآمد سے پاکستان نے ۶۵ کروڑ روپے کا زرمبادلہ کمایا ۔ آپ نے کہا کہ آمدنی میں اس اضافے کے بغیر درآمدات میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا تھا ۔ جو موجودہ شپنگ پیریڈ میں مزید اشیائے صرف کی درآمد کے لئے مخصوص کیا گیا ہے ۔

ایک اخبار نویس نے بتایا کہ ملک میں تیار ہونے والے معمولی کپڑے کے نرخوں میں پندرہ فیصد اضافہ ہو گیا ہے ۔ اس پر وزیر تجارت نے جواب دیا کہ خام کپاس کے نرخ بڑھ گئے ہیں ۔ اس لئے کپڑے کے نرخوں میں بھی کچھ تبدیلی ضروری ہو گئی تھی ۔

سوال ۔ کپڑے کی لاگت میں کپاس کی قیمت کا صرف ایک تہائی حصہ ہوتا ہے ۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ دوسرے ملک ہماری کپاس انہی نرخوں پر درآمد کرنے کے باوجود ہمیں سستا اور بہتر کپڑا فراہم کر سکتے ہیں ؟

جواب ۔ ٹیکسٹائل کمیشن نے سارے مسئلے کا جائزہ لیا ہے اور اب مرکزی حکومت بھی اس پر غور کر رہی ہے ۔ ترقی پذیر معیشت کے ہر ملک کو ایسے ہی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے ۔

سوال :۔ کیا کپڑے کے نرخ اس لئے بڑھائے گئے ہیں کہ اسے کم قیمت پر ... دوسرے ملکوں کو برآمد کیا جا سکے ؟

جواب ۔ اگر آپ یہ الزام لگانا چاہتے ہیں تو آپ کو اس کی آزادی حاصل ہے ۔ تاہم ایسی کوئی بات کم از کم ہمارے علم میں نہیں ۔

سوال : دو ہفتے قبل ایک ٹیکسٹائل مل نے جو ۹۰ لاکھ روپے کے سرمایہ سے قائم ہوئی تھی ۳۷ لاکھ روپے منافع کا اعلان کیا تھا ۔ کیا آپ منافع کی اتنی بڑھی چڑھی شرح کے حق میں ہیں ؟

جواب :۔ مجھے اس خاص معاملے کا علم تو نہیں لیکن کسی ملک کو دولت کی منصفانہ تقسیم سے پہلے دولت پیدا کرنی پڑتی ہے بہرصورت حکومت کے پاس ایسے وسائل موجود ہیں کہ وہ اپنے ٹیکسوں کے ڈھانچے کے ذریعے منافع کا ایک حصہ خود وصول کرے ۔

آخر میں وزیر تجارت نے یقین دلایا کہ حکومت نے عام صارفین کے مفادات کو بڑی اہمیت دے رکھی ہے اور پرائس کمیشن کی رپورٹ موصول ہونے کے بعد نرخوں کے ڈھانچے کے بارے میں دوررس فیصلے کئے جائیں گے آپ نے تاجروں سے بھی اپیل کی کہ وہ دیانتداری سے کاروبار کریں اور ناجائز نفع اندوزی کی روش ترک کر دیں ۔

بین الاقوامی عدالت انصاف نے بھارت کا موقف مسترد کر دیا

پرتگال کو بھارتی علاقے سے گزرنے کا حق حاصل ہے

ہیگ ۱۳ اپریل ۔ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت انصاف نے قرار دیا ہے کہ پرتگال کو ہندوستان میں اپنے مقبوضات تک پہنچنے کے لئے ہندوستانی علاقے پر سے گزرنے کا حق حاصل ہے ۔ عدالت نے بھارت کا یہ موقف مسترد کر دیا کہ اسے پرتگال کی طرف سے پیش کردہ اس مقدمہ کی سماعت کا اختیار حاصل نہیں ۔

چار کے مقابلہ میں گیارہ ووٹوں سے عدالت نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ پرتگال کو ہندوستان میں اپنے مقبوضات تک پہنچنے کے لئے ہندوستانی علاقے پر سے گزرنے کا حق حاصل ہے اور وہ اپنے اس حق سے صرف اس حد تک استفادہ کر سکتا ہے جس سے ان علاقوں پر پرتگال کا اقتدار اعلیٰ برقرار رہ سکے پرتگال بھارتی قواعد و ضوابط اور کنٹرولوں کی پابندی کرتے ہوئے صرف نجی افراد کو بھارتی علاقے سے گزار سکے گا ۔ اس نے مسلح افواج کو گزارنے کی اجازت بھی مانگی تھی ۔ لیکن عدالت نے اس درخواست سات کے مقابلے میں آٹھ ووٹوں سے مسترد کر دی

اس سے پہلے عدالت نے یہ قرار دیا تھا کہ اسے بھارت کے خلاف پرتگال کی شکایت کی سماعت کا مکمل اختیار حاصل ہے ۔ عدالت نے اس سلسلہ میں بھارت کے ابتدائی اعتراضات دو کے مقابلہ میں تیرہ اور چار کے مقابلہ میں گیارہ ووٹوں سے مسترد کر دیے تھے ۔

ادعونی استجب لکم

یعنی مجھ سے دعا کرو میں اس کو قبول کروں گا

الغرض دعاؤں کی قبولیت بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کو محسوس کرنے کا ایک ٹھوس ذریعہ ہے ۔ اسی طرح سچے خواب بھی اس کی ہستی کا ٹھوس ثبوت ہم پہنچاتے ہیں ۔

یہ تمام چیزیں ایسی ہیں جو ہمیں "ہونا چاہیئے" کے تذبذب سے نکال کر یقین کی دنیا میں داخل کرتی ہیں ۔ اور یہی یقین کی دنیا ہے جو ہمارے ایمان بالغیب کی بنیاد بنتی ہے اور ہم قرآن کریم کی ہدایات سے متمتع ہو کر فعالیت کا مقام حاصل کر سکتے ہیں اور یقین کے ساتھ ایسے اعمال بجا لاتے ہیں جن کے نتائج اس دوسری دنیا میں منتقل ہوتے ہیں ۔ اس لئے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ "ہونا چاہیئے" تک پہنچ رکھتے ہیں اس کے آگے یقینی دنیا میں قدم نہیں رکھ سکتے ۔

(بقیہ لیڈر صٓ۲)

جن میں سے بعض تو رسول کی زندگی ہی میں پوری ہوتی ہیں اور بعض آئندہ زمانہ میں جا کر وقت پر پوری ہوتی ہیں ۔

اس طرح رسالت اگرچہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور معاد کا ایک ٹھوس ثبوت ہوتا ہے جس پر ایمان بالغیب کی بنیاد قائم ہوتی ہے تاہم یہ ایک بالواسطہ ثبوت ہے ۔ اس کی تصدیق کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں ایسا ملکہ رکھا ہے کہ اگر وہ کوشش کرے تو وہ خود بھی رسالت کی تصدیق اور اپنے ایمان بالغیب کے لئے ٹھوس بنیاد قائم کرنے کیلئے اللہ سے ہم کلام ہو سکتا ہے کم سے کم اسکو ایسا ثبوت مل سکتا ہے ۔ کہ ورائے حجاب کوئی ہستی موجود ہے جس کو بلایا جائے تو وہ اس کا جواب دیتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔